ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر عزادار حسین
ای۔ ایس۔ ٹی۔ گورنمنٹ ہائی سکول، صابووال، سرگودھا

اُسلوب اور اُسلوبیات کے مباحث کا تقابل

Dr. Azaadar Hussain*
E.S.T G.H.S. Sabowal, Sargodha.

***Corresponding Author:**

Comparison of Style and Stylistic Debates

In modern Urdu criticism, a trend of stylistic criticism has been seen after linguistics. The scientific study of language is called linguistics where as the scientific study of style is called stylistics. However, the new student of literature is unable to distinguish between style and stylistic, often moving to style discussion with a focus on stylistic study or analyzing style with a view to stylistic evaluation of a work of art. In this essay, an attempt is made to present the discussions of style and stylistics in such a way that it is easy for the student of literature to distinguish between the two. Style looks at the merits or demerits of many aspects of a work, while stylistics only looks at the use of language and its structure in literature. The main sources of style are author, environment, thought, language and reader, while the source of stylistics is linguistics. There are three main branches of linguistics (historical, descriptive, and applied). Stylistics is studied under Applied Linguistics.

Key Words: *Style, stylistic, linguistic, literature, discussions, Applied Linguistics.*

جدید اُردو تنقید میں لسانیات کے بعد اُسلوبیاتی تنقید کا رجحان دیکھنے کو ملا ہے۔ لسانیات جس طرح سے زبان کا سائنسی مطالعہ ہے ، اس طرح سے اُسلوب کے سائنسی مطالعہ کو اُسلوبیات کا نام دیا گیا۔ تاہم ادب کا نیا طالب علم اُسلوب اور اُسلوبیات میں فرق نہیں کر پاتا، اکثر اسلوبی مطالعہ کو پیش نظر رکھ کر اُسلوبیاتی بحث میں چلا جاتا ہے یا پھر کسی فن پارے کے اُسلوبیاتی جائزہ کے پیش نظر اُسلوب کا تجزیہ کر دیتا ہے۔ اس مضمون میں کوشش کی جارہی ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

کہ اُسلوب اور اُسلوبیات کے مباحث کو اس طرح سے پیش کیا جا سکے کہ ادب کے طالب علم کے لیے دونوں میں فرق کرنا آسان ہو۔

اُسلوب کے لیے انگریزی کا لفظ Style مستعمل ہے۔ لاطینی میں اُسلوب کے لیے (اسٹائیلس) stylus، جب کہ یونانی میں stylos (اسٹائیلوز) کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اُسلوب کے لغوی معانی مختلف لغات میں کچھ اس طرح سے لکھے گئے ہیں۔

Chamber's Twentieth Century Dictionary کے مطابق:

> Style: A litrary composition, manner of writing, mode of expressing thought in language or of expressions. [1]
>
> [اُسلوب: ایک ادبی ترکیب، تحریر کا انداز، زبان میں اظہارِ خیال کرنے کا انداز یا اظہار]

درج بالا الفاظ کے مطابق Style سے مراد ادیب کا اپنے خیال کا اظہارِ زبان کے ذریعے ایسے تحریری انداز میں پیش کرنا، جو دوسرے ادیب سے الگ ہو۔

A comprehensive Persian English Dictionary کے مطابق:

> USLUB: Order, Arrangement, Way, Mode, Means, Measure, Method. [2]
>
> [اُسلوب: ترتیب، انتظام، طریقہ، وضوع، اسباب، پیمائش، طریقہ]

یہاں پر بھی محض لغوی معانی پیش کیے گئے ہیں، اصطلاحی معانی کے حوالے سے اس لغت میں کوئی بحث پیش نہیں کی گئی۔

Oxford Dictionary میں لفظ Style کے معانی مندرجہ ذیل الفاظ میں درج ہیں۔

> Style: Manners of writing, speaking, collective characteristics of the writing or diction or way of presenting things. [3]
>
> [اُسلوب: تحریر، بولنے، تحریری طور پر اجتماعی خصوصیات یا دلائل کو پیش کرنے کا طریقہ]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

ماخذ تحقیقی مجلہ

یہاں Style کے بارے میں جو کہا گیا، اس سے قبل اس طرح لغت میں اس لفظ کو سمجھنے میں اتنی مدد نہیں ملتی۔ اس کے مطابق اجتماعی خصوصیات کا انفرادی انداز میں بیان Style کہلائے گا۔ Encylopedia Britinca میں Style کے معانی ادبی اُسلوب، میں تاثراتی اثرات کے زبان کی خصوصیات کا انتخاب اور تنظیم شامل ہے اور اس میں صوتی نمونوں، الفاظ، تقریر کے اعداد و شمار، تصاویر اور نحوی شکلوں کے سبھی استعمال شامل ہیں۔[4] اس ڈکشنری کے مطابق Style زبان کی ایسی خصوصیات کے انتخاب اور تنظیم کا نام ہے، جس میں الفاظ کا صوتی آہنگ، محاورات و اشارات اور جملوں کی ساخت اس کو پُر اثر بنا دے۔ اس کے مطابق زبان کے عمدہ اور منفرد طرزِ بیان کو Style کہا جا سکتا ہے۔

Longman Dictionary میں Style کی تعریف ملاحظہ ہو:

> Style, A manner of experssin in language, esp when characteristic of an individual, period, school or nation.[5]
>
> [اُسلوب: زبان میں بیان کرنے کا انداز، مثال کے طور پر کسی فرد، دور، دبستان یا قوم کی خصوصیت]

مذکورہ ڈکشنری میں لفظ Style کے معانی اظہار کا انفرادی طریقہ، روایت، انداز گفتگو بتائے گئے ہیں، جو اصطلاحی حوالے سے اہم ہیں۔

A Dearners Arabic _ English Dictionary کے مطابق:

> USLUB= Way, course, manner, style, method, length.[6]
>
> [اُسلوب: راستہ، کورس، انداز، سٹائل، طریقہ، لمبائی]

یہاں بھی اُسلوب کے محض لغوی معانی ملتے ہیں، اصطلاحی مفہوم کو سمجھنے کے سلسلہ میں یہ ڈکشنری زیادہ رہنمائی فراہم نہیں کرتی۔[7] The New Lexicon Webster's Dictionary میں لفظ Style کے معانی تحریر کے آداب یا زبان کے حوالے سے بات کرنا، جو ادب کے کسی ٹکڑے میں مشمولات کے بجائے فارم کے ساتھ کرنا پڑتا ہے، لکھنے کا مخصوص انداز جس میں مصنف یا مصنفین کا گروہ ہوتا ہے۔ اس ڈکشنری میں Style کے اصطلاحی معانی کے حوالے سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مطابق تحریر یا گفتگو کو ادبی انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ وہ مصنف کی پہچان بن جائے Style کہلائے گا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

Dictionary Of Litrary Terms And Litrary Theory کے مطابق:

STYLE: The characteristic manner of expression in prose or verse: how a particular writer says things.[8]

[اُسلوب: نثر یا شعر میں اظہارِ رائے کی خصوصیت: ایک خاص مصنف کس طرح چیزیں کہتا ہے]

اس ڈکشنری سے بھی لفظ Style کے اصطلاحی مفہوم کو سمجھنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مطابق کوئی بھی تخلیق کار جس خاص انداز سے اپنا اظہارِ رائے کرتا ہے، وہ ہی Style کہلائے گا۔

New Webseter's Dictionary of English language کے مطابق:

Distinective manner of writing belonging to an authaor or body of authors.[9]

[کسی مصنف یا مصنفین کے گروہ سے تعلق رکھنے والا تحریر کا مخصوص انداز]

The Advance Learner's Dictionary of Current English کے مطابق:

Style [stail] n.i manner of writing or speaking (contrasted with the subject matter), manner of doing anything.esp. When it is characteristic of an artist or a period of art.[10]

[Style: لکھنے یا بولنے کا انداز (موضوع کے برعکس)، کچھ بھی کرنے کا انداز۔ جب یہ کسی فنکار کی خصوصیت ہے یا فن کا دور]

The universal dictionary of the English language میں style کے معانی writing, compostion, mode of expression بیان ہوئے ہیں۔[11]

The Random House Dictionary of Enlish Language میں سٹائل کے معانی کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں۔

Those components or features of a literary composition that have to do with the form of expression rather than the content

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

of he thought express, his writing is all style and no substance. [12]

وہ اجزا یا خصوصیات ایک ایسی ادبی ترکیب جس کا تعلق اظہار کی شکل سے ہے نہ کہ اس کے خیال کے مواد سے، اس کی تحریر تمام اُسلوب ہے اور کوئی مادہ نہیں۔ [۱۲]

قومی انگریزی اردو لغت کے مطابق اس لفظ کا مطلب درج ذیل ہے:

اُسلوب تحریر و تقریر (بلحاظ زبان)

Style, n:

ادب میں موضوع سے زیادہ اُسلوب پر زور دینے والا؛ کسی ادیب یا ادیبوں کے گروہ کا شناختی اُسلوب، فنون میں خارجی اُسلوب، روش یا انداز، کوئی مخصوص طرز ادا۔ [13]

درج بالا لغات سے Style کے جو لغوی یا اصطلاحی مفاہیم بیان کیے گئے ہیں، ان کے مطابق اس کے معانی قلم یا موم چڑھی تختیوں پر لکھنے والا آلہ، اندازِ بیاں، فنونِ لطیفہ سے متعلق کسی بھی فن کے اظہار کا خاص طریقہ، کسی شاعر، ادیب، مقرر یا کسی ادبی حلقے یا کسی دور کا وہ منفرد اظہارِ بیان ہے، جو اس کی پہچان بن جاتا ہے۔

اُسلوب کے تعریف و توضیح کے لیے اردو لغات کو دیکھنا بھی ضروری امر ہے۔ اہم اردو لغات کا اُسلوب کی ذیل میں بیان مختصراً دیا جا رہا۔

فرہنگِ تلفظ کے مطابق اُسلوب کے معانی طور، طریقہ، وضع، انداز، روش، حکمتِ عملی اور بیان کیے گئے ہیں [14]

نوراللغات کے مطابق:

اُسلوب (عربی بالضم۔ مذکر) راہ، صورت، طرز، روش، طریقہ۔ [15]

فرہنگِ آصفیہ میں یوں درج ہے۔

اُسلوب (ع۔ مذ) طرز۔ ڈھنگ۔ طریقہ۔ وضع۔ انداز [16]

فرہنگ عامرہ کے الفاظ یہ ہیں۔

اُسلوب (اُس۔ لُوب) طریقہ، طرز، روش۔ جمع اسالیب [17]

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

اسی طرح اظہر اللغات[18]، گلزار معانی[19] اور لغات نظامی[20]میں بھی اُسلوب کے معانی ایک جیسے لکھے گئے ہیں۔ مذکورہ لغات کے مطابق اُسلوب کے معانی ڈھنگ، طریقہ، قاعدہ، دستور، راہ راستہ شامل ہیں۔

جامع اللغات کے مطابق اُسلوب کے معانی ترتیب، ڈھنگ، سلسلہ انتظام، طریقہ، روش، طرز، طور، وضع، طرح، راستہ، راہ، طریق، کام کرنے کا چلن یا طریقہ، شکل وصورت، مرکبات کے آخر میں جیسے خوش اُسلوب لکھے گئے ہیں۔[21]

اردو لغت کے مطابق:

اُسلوب (ع مذکر) طرز، چلن، راستہ[22]

علمی اردو لغت میں:

اُسلوب (ع مذکر) طریقہ، طرز، ڈھنگ۔ وضع۔ انداز[23]

قاموس اصطلاحات[24] میں اُسلوب کے معانی طرز، قسم، نوع، طرز جدید، طرزِ قدیم بیان کیے گئے ہیں۔ رافع اللغات[25]، قاموس مترادفات[26]، درسی اردو لغت[27] اور قائد اللغات[28] میں اُسلوب کے معانی تقریباً ایک جیسے ہی بیان ہوئے ہیں۔

طرز، انداز، ڈھنگ، راہ، صورت، طور، روش، طریقہ، قاعدہ

ہندی میں اُسلوب کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال درج ہیں۔

☆ چال، ڈھب، ڈھنگ

☆ طریق، رواج، رسم، روایت

☆ ضابطہ، طرز، طریق

☆ سختی، کرختی، ٹھوس

☆ بت، مجسمہ، پتھر کی مورتی[29]

مجموعی طور پر مذکورہ تمام لغات میں اُسلوب کے جو معانی بیان کیے گئے ہیں، وہ تمام آپس میں مفہوم کے لحاظ سے کافی حد تک مماثلت رکھتے ہیں۔

اردو لغات میں اُسلوب کے لغوی معانی تو ملتے ہیں، تاہم اُسلوب کو بطور اصطلاح جاننا بھی ضروری ہے۔ اُسلوب کے اصطلاحی مفہوم اور اُسلوب کے مباحث سے یہ حقیقت معلوم ہو گی کہ یہ لفظ کتنے وسیع جہانِ معنی اپنے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

اندر بسائے ہوئے ہے۔ اصطلاح کے طور پر بھی لفظ سٹائل کو جاننے کے لیے ضروری ہو گا کہ پہلے مغربی مفکرین کی آرا کو دیکھا جائے۔ مغربی مفکرین کے ہاں تقریباً ارسطو سے لے کر آج تک ہر ادیب، نقاد، دانشور اور مفکر نے اُسلوب [Style] کی تعریف پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لفظ Style کی وضاحت A Grammar of Style میں کچھ اس طرح سے بیان کی گئی ہے۔

> In the past many writers on style seem to have thought of it as a positive and rare quality in writing to which an author ought to aspire[۳۰]
>
> [ماضی میں سٹائل کو بہت سارے مصنفین نے تحریری طور پر اس کو ایک مثبت اور نایاب معیار کے طور پر سوچا ہے، جس کی مصنف کو خواہش کرنی چاہیے]

مذکورہ اقتباس میں لفظ Style کو ایک مثبت اور نایاب معیار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح لغوی معانی کی بجائے، یہاں قاری کو اس لفظ کے اصطلاح مفہوم کا ادراک بھی ہوتا ہے۔

اُسلوب کسی خیال یا معنی کے اظہار کے خاص انداز کا نام ہے۔ والٹر کے خیال میں اندازِ اظہار میں انفرادیت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اظہار کے طریق کار کا منفرد ہونا ہی ادیب کے طرزِ نگارش کو منفرد بناتا ہے۔ مشہور فرانسیسی ادیب بفون [Buffon] کا کہنا ہے کہ اُسلوب ہی انسان ہے۔[31] اُسلوب کی مذکورہ تعریف کے مطابق بفون کے ہاں فن کار کی انفرادیت صرف خارجیت کی ہی مرہون منت نہیں، بلکہ ادیب کی داخلی شخصیت کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ مغربی مفکرین کے مطابق لفظ سٹائل سے مراد کسی بھی فن کار کے اظہار کا خاص طریقہ، کسی شاعر، ادیب، مقرر یا کسی ادبی حلقے یا کسی دور کا وہ منفرد اظہارِ بیان ہے، جو اس کی پہچان بن جاتا ہے۔

اردو میں اُسلوب کے موضوع پر کثرت سے لکھا گیا ہے، لیکن یہاں بھی اندازِ فکر زیادہ تر ادبی ہی رہا ہے۔ خالص لسانیاتی نقطہ نظر سے اردو میں اُسلوب اور اُسلوبیات کے مسائل پر ابھی بہت کم کام سامنے آیا ہے۔ ہمارا موضوع چوں کہ اُسلوب ہے، جس کے بارے میں نثار احمد فاروقی لکھتے ہیں:

> آسان لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ افکار و خیالات کے اظہار و ابلاغ کا ایسا پیرایہ ہے، جو دل نشین بھی ہو اور منفرد بھی۔[۳۲]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

ان کی رائے کے مطابق اُسلوب کے لیے ضروری ہے کہ فن کے اظہار میں انفرادیت، دل نشینی اور ابلاغ کا ہونا ضروری ہے۔ کشاف تنقیدی اصطلاحات میں اس کے مفہوم کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق:

> اُسلوب Style سے مراد کسی ادیب یا شاعر کا وہ طریقہ، ادائے مطلب یا خیالات و جذبات کے اظہار و بیان کا وہ ڈھنگ ہے، جو اس خاص صنف کی ادبی روایت میں مصنف کی اپنی انفرادیت (انفرادی خصوصیات) کے شمول سے وجود میں آتا ہے۔[۳۳]

ان کی رائے کے مطابق اُسلوب کی تشکیل میں کسی بھی فن کار کی ذاتی شخصیت کا ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ وہ اُسلوب جو کسی مصنف کی خاص پہچان بن کر ابھرتا ہے، اس کی تشکیل تخلیق کار کی شخصیت کے بغیر ممکن نہیں۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اسلوب اور اُسلوبیات کے حوالے سے ایک اہم نام ہے، وہ لکھتے ہیں:

> ۔۔۔۔۔کسی بھی شاعر یا مصنف کے اندازِ بیاں کے خصائص کیا ہیں یا کسی صنف یا ہئیت میں کس طرح کی زبان استعمال ہوتی ہے یا کسی عہد میں زبان کیسی تھی اور اس کے خصائص کیا تھے وغیرہ۔ یہ سب اُسلوب کے مباحث ہیں، ادب کی کوئی پہچان اُسلوب کے بغیر ممکن نہیں۔[۳۴]

اُسلوب کو گوپی چند نارنگ نے تخلیق میں پیش کیے گئے مواد کے اندازِ اظہار یا اندازِ بیان سے تعبیر کیا ہے اور ادب کے لیے اس کی ضرورت کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق زبان کا انتخاب اور استعمال اُسلوب میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

اُسلوب کو جب ادبی یا تخلیقی سطح پر جانچیں تو یہاں اُسلوب سے مراد شاعری اور نثر دونوں میں ہی اظہار کے مختلف ذرائع ہیں۔ اُسلوب میں لکھاری کی انفرادیت، داخلی محسوسات، اس کے افکار اور ایقانات موجود ہوتے ہیں۔ اُسلوب ایک طرح سے لسانی اظہار کے ذریعے سامنے آنے والا اندازِ تحریر ہے، جو کہ انتخابِ الفاظ، صنائع بدائع، ڈکشن اور جدلیات جیسے دیگر ادبی ذرائع کی شکل میں ہو سکتا ہے، اس لیے اُسلوب کا انتہائی جزو زبان ہے، جس کے ذریعے لکھاری اپنے بنیادی تخیلاتی سوچ کا ابلاغ قاری تک کرتا ہے۔

زبان کا معیار وہ خوبی ہے، جس سے اُسلوب تشکیل پاتا ہے، یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُسلوب زبان کا وہ معیار ہے، جو جامع انداز میں ان محسوسات یا خیالات کا ابلاغ کرتی ہے، جو کسی تخلیق کار سے مخصوص ہوتے ہیں۔ اُسلوب

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

میں زبان کی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔ کوئی مصنف یا شاعر زبان و بیان کے مخصوص الفاظ، تراکیب، تشبیہات اوراستعارات کو مخصوص انداز میں استعمال کرتے ہوئے اپنے منفرد اُسلوب کو تشکیل دیتا ہے۔ کسی تخلیق کی تنقید کی طرح اُسلوب کی جانچ کی بھی کچھ اصطلاحات مروج ہیں۔ اُسلوب کے لیے سادہ بے تکلف، شگفتہ، خوش آہنگ، موزوں، مرصع اور خوب صورت اُسلوب کے نام دیے جاتے ہیں۔

جس طرح اسلوب کے بغیر ادب کی کوئی پہچان ممکن نہیں، اسی طرح اسلوب کے بغیر ادیب کی پہچان بھی محال ہے۔ کوئی بھی ادیب جس وقت تک اپنے اُسلوب کو مضبوط نہیں کر پاتا، تب تک اس کی تخلیق میں بیان کیے گئے جذبات، احساسات، خیالات اور تاثرات و مشاہدات، جتنے ہی اعلیٰ درجے کے کیوں نہ ہوں، وہ قارئین تک رسائی محال ہو گی۔ ایک فن کار کے لیے اپنی فن میں اپنی ذات کو شامل کرنے سے اس فن میں جان پڑتی ہے اور پھر اُسلوب اس کی اس ذات کو اِس کی فن میں سے ہی سامنے لاتا ہے۔ ڈاکٹر رشید امجد بھی اسلوب کو انکشاف ذات اور اظہارِ ذات کا نام دیتے ہیں۔[35] یوں اُسلوب صرف اندازِ تحریر یا طرزِ نگارش ہی نہیں رہتا بلکہ انکشافِ ذات کا ایک وسیلہ بن جاتا ہے اور یہی انکشافِ ذات کسی فن کو عروج پر لے جانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دراصل کوئی فن کار جب کوئی فن پارہ تخلیق کرتا ہے تو وہ اپنی ہی ذات کا اظہار کر رہا ہوتا ہے یا پھر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ فن، فن کار کا عکس ہے۔ وہ اپنی تحریروں سے دور سے پہچان میں آجاتا ہے کہ یہ اُسلوب اور یہ انداز فلاں کا ہے۔ غالب اپنی تحریروں سے فوراً پہچانے جاتے ہیں کہ یہ اُسلوب غالب کا ہی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی خطوط نگاری میں بھی یکتا ہیں۔ ان کی خطوط نگاری نے روایتی خطوط نگاری کو یکسر بدل کے رکھ دیا۔ ان کے خطوط میں ایسے لگتا ہے کہ جیسے ان کا مخاطب سامنے بیٹھا ہو اور وہ گفتگو کر رہے ہوں۔ غالب کا یہ اُسلوب ان کو نہ صرف ایک الگ پہچان دیتا ہے، بلکہ دوسروں سے ممتاز بھی کرتا ہے اور یہی چیز غالب کو دوسروں پر غالب بھی کرتی ہے۔

تخلیق کار کا اُسلوب حقیقت میں اس کے انفرادی طرزِ احساس سے جنم لیتا ہے۔ اس طرزِ احساس کے اظہار کو فن کار کی انفرادیت بھی قرار دیا جاسکتا ہے، جس کی ذریعے ایک فن کار کی شناخت ممکن ہوتی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اُسلوب شخصیت ہے"۔ اس بات کی وضاحت عابد علی عابد نے ان الفاظ میں کی ہے۔

> اُسلوب سے مراد کسی لکھنے والے کی وہ انفرادی طرزِ نگارش ہے، جس کی بنا پر وہ دوسرے لکھنے والوں سے ممیز ہو جاتا ہے۔ اس انفرادیت میں بہت سے عناصر شامل ہوتے ہیں۔[۳۶]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

درج بالا اقتباس میں اُسلوب ایک مصنف کی انفرادی طرزِ نگارش ہے، جس کی انفرادیت کی تشکیل میں کئی عناصر شامل ہوتے ہیں۔ اُسلوب صرف مصنف کی داخلی شخصیت اور طرزِ مشاہدہ کا نام نہیں ہے، بلکہ اس کے طرزِ احساس کا نام ہے۔ اُسلوب کے مطالعہ میں مصنف کے ساتھ ساتھ اس کے عہد کی خصوصیات کو بھی مد نظر رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ اُسلوب دراصل اظہار کی وہ ذاتی انفرادیت ہے، جس میں ادیب کی ذات کے ساتھ ساتھ اس کے عہد کی بھی عکاسی دکھائی دیتی ہے۔ کسی فن کار یا ادیب و شاعر کے اُسلوب کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک فنی وسائل کے کامیاب استعمال اور ان کے بھرپور دسترس پر ہے۔ اُسلوب کے معاملے میں فن کار کی شخصیت اتنی اہم ہے، اگر وہ غیر ادبی باتیں بھی کرتا ہے تو بھی وہ اپنے پڑھنے والوں کو جمالیاتی لطف بہم پہنچا سکتا ہے، وہ اسے متاثر کر سکتا ہے، بشرط یہ کہ اس کا اندازِ بیان اور اس کا اُسلوب اتنا متاثر کن ہو کہ قاری کے دل کو مسخر کر سکے۔ شخصیت کی یہی خوبی اس کے بیانات تسلیم کرنے کے لیے رغبت کا حسن پیدا کر دیتی ہے، جو سب سے اہم اور متاثر کن ہے۔

وقت اور حالات انسان کی شخصیت میں لاتعداد تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ انسانی جذبات میں تغیر و تبدل بھی آتا رہتا ہے۔ کسی فن کار کی مختلف حالات، ادوار یا اصناف میں تحریر کی گئی تحریروں کے اُسلوب میں فرق کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر مصنف کا ایک اپنا اُسلوب اور انداز ہوتا ہے۔ اس کی تحریروں اور اس کے اُسلوب سے اس کی تحریروں کی شناخت بھی ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ضرور جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی اسلوب کے بارے یہی لکھتے ہیں کہ انتخاب الفاظ، جملوں اور تراکیب سے مصنف تک رسائی حاصل کرنے کے عمل کو اسلاب کہتے ہیں۔ [37]

اُسلوب کی ماہیت کو ادراک کے لیے مصنف کی شخصیت کے علاوہ خیال اور اُسلوب کے باہمی ربط کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اُسلوب اظہار خیالات اور احساسات کا بنیادی وسیلہ ہے، اگر تخلیق کار اپنے خیالات و احساسات ابلاغ میں ناکام رہا ہے تو یہ اس کے اُسلوب کی خامی تصور ہوگی۔ اُسلوب خیالات واحساسات کا پرتو ہوتا ہے، اگر خیالات واحساسات میں الجھن ہوا تو اُسلوب میں از خود یہ الجھاؤ پیدا ہو جائے گا۔ تخلیق کار کا یہ ذہنی الجھاؤ کبھی مشکل اور نامانوس الفاظ کا سہارا لیتا ہے تو کبھی دوراز کار تشبیہات اور استعارات کو استعمال کرتا ہے۔ ڈاکٹر ممتاز احمد خان اُسلوب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> جس دن پہلی تحریر وجود میں آئی، اسی دن اُسلوب نے بھی اپنے آنے کا اعلان کیا۔ اس کا مطلب ہوا کہ اُسلوب سائے کی مانند تحریر کے عقب میں سفر کرتا نظر آتا ہے۔ [۳۸]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

اُسلوب کے ذریعے ہی کسی تخلیق کار کے احساسات و جذبات اورانداز ِفکر قاری کے سامنے آتا ہے۔ تخلیق کار کے تخیلات اور اس کے اثرات اس کے اُسلوب میں منتقل ہو کر جب سامنے آتے ہیں تو اس کی پہچان کا ذریعہ بننے کے علاوہ اسے دیگر تخلیق کاروں سے انفرادیت عطا کرتے ہیں۔ اُسلوب میں وقت، حالات اور جذبات واحساسات کے تحت ادیب کی شخصیت میں آنے والی مختلف تبدیلیوں سے تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس عہد کی مجموعی صورت حال، سماجی واخلاقی روایات، کسی مخصوص صنف کی ہیئت کے تقاضے اور مختلف موضوعات بھی اُسلوب پر اثر انداز ہوتے ہیں، کیوں کہ فن میں فن کار صرف اپنی داخلی کیفیات و احساسات کو ہی پیش نہیں کرتا، بلکہ خارجی عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ خارجی عناصر فن کار کی داخلیت کے ساتھ مل کر ایک مزاج تعمیر کرتے ہیں۔ یوں جب خارجی عناصر میں تبدیلیر ونما ہوتی ہے تو لازمی طور پر وہ فن کار داخلیت کی سطح پر بھی اس سے اثر قبول کرتا ہے اور یہی اثرات اُسلوب کو بھی کی تشکیل میں بھی حصہ لے رہے ہوتے ہیں، اس لیے کسی بھی فن پارے کے اُسلوب کا جائزہ لیتے وقت، اس کی داخلی کیفیات کے ساتھ ساتھ خارجی عناصر اور تبدیلیوں کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔اُسلوب کے حوالے سے ابوالاعجاز صدیقی لکھتے ہیں:

> چونکہ مصنف کی انفرادیت کی تشکیل میں اس کا علم، کردار، تجربہ، مشاہدہ، افتادِ طبع، فلسفہ حیات اور طرزِ فکر و احساس جیسے عوامل مل جل کر حصہ لیتے ہیں، اس لیے اُسلوب کو مصنف کی شخصیت کا پرتو اور اس کی ذات کی کلید سمجھا جاسکتا ہے۔[۳۹]

اِس اقتباس میں شخصیت کے تشکیلی عوامل کی وضاحت کی گئی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ اُسلوب مصنف کی شخصیت کا عکس ہے۔ انسان کی شخصیت کی تعمیر میں دو طرح کے عناصر اپنا کام انجام دیتے ہیں۔ انسان کچھ عناصر جبلی اور جنیاتی اپنے خاندان سے حاصل کرتا ہے، جسے ورثہ بھی کہا جاسکتا ہے اور کچھ عناصر ایسے ہوتے ہیں، جو وہ معاشرے سے اخذ کرتا ہے۔ تہذیب و تمدن سے حاصل کردہ عناصر انتہائی طاقت ور اور قوی ہوتے ہیں، جو اس کے عقیدے اور نظریے پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، جو اس کی اخلاقی تصورات کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس کی شخصیت کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ کسی بھی فن کار کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے خاندانی پس منظر کو بھی دیکھا جائے، اس کی تہذیب و ثقافت کا بھی جائزہ لیا جائے، یہ دونوں مل کر اس کے اُسلوب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اُسلوب ہی وہ بنیادی چیز ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر کوئی تخلیق کار اپنی شناخت اور انفرادیت قائم کرتا ہے۔ کسی بھی تخلیق کار کا اُسلوب اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

ماخذ تحقیقی مجلہ

سابقہ بحث کا ماحصل یہ ہے کہ اُسلوب کو تین حوالوں سے دیکھا جاتا ہے۔

☆ ادیب کی انفرادیت

☆ خیال

☆ زبان

جو مباحث اُسلوب کے حوالے سے ہیں، ان میں زیادہ تر تخلیق کار کی انفرادیت کو ظاہر کیا گیا ہے اور یہ مباحث تخلیق میں انفرادی عنصر کی اہمیت کو نمایاں کرتی ہیں، لیکن اُسلوب کی بعض ایسی مباحث بھی ہیں، جن میں ادیب اوران کی انفرادیت سے زیادہ خیال اور زبان کی خصوصیات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ان میں زبان کے مناسب استعمال اور خیال کے مؤثر اظہار پہ زور دیا جاتا ہے۔ اُسلوب دراصل متبادل اظہارِ خیال کے درمیان انتخاب کا نام ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اُسلوب تجربے اور الفاظ کے درمیان ایک اہم سلسلہ ہے۔ الفاظ کے انتخاب سے تخلیق کار الفاظ اور تجربے کے اس رشتے کو مضبوط اور پائیدار بناتا ہے، اگر الفاظ اور تجربے کا یہ رشتہ کمزور اور غیر مستحکم ہو گا تو اسے ادیب کا اسلوبی نقص قرار دیا جائے گا۔

اچھی، دل کش، خوبصورت، شستہ شائستہ اور رواں تحریر ہی فنِ تحریر پر عبور کا ماحاصل ہے، جو صرف اور صرف محنت اور لگن سے حاصل ہو سکتی ہے، لیکن اُسلوب ان سے ماوراشے ہے، جس کا تعلق منفرد شخصیت اور بے مثال تخلیقی تخیل سے ہی ممکن ہے۔ کسی بھی کلام کے مخصوص و مؤثر بیان کا نام اُسلوب ہے۔ اُسلوب نہایت نادر چیز ہے، اس وجہ سے کہ صاحبِ اُسلوب اس سے بھی نایاب ترشے ہے اور ہزاروں میں سے ایک جنم لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اُسلوب کے معانی، تعریفیں، شخصیت اور اُسلوب کا تعلق جاننے کے بعد اُسلوبیات کے معانی اور تعریفیں جاننے کے بعد دونوں میں فرق کیا جا سکے گا۔ اُسلوبیات کے لیے انگریزی کا لفظ stylistics مستعمل ہے۔ انگریزی کی مختلف لغات میں اُسلوبیات کے معانی کچھ اس طرح سے دیے گئے ہیں۔

Encylopedia Britinca کے مطابق:

Stylistic, study of devices in language (such as rhetorical and syntical patterns) that are considered to produce expressive or literary style.[40]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

اُسلوبیات، زبان میں آلات کا مطالعہ (جیسے بیاناتی اور نحوی نمونے) جو اظہار یا ادبی انداز پیدا کرنے کے لیے سمجھے جاتے ہیں۔

مذکورہ معانی سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُسلوبیات سے مراد زبان کے وہ آلات ہیں، جن کے ذریعے ادیب اپنی بات کو ایک نفرادنز میں پیش کرتا ہے۔

Longman Dictionary of English language میں Stylistic کی تعریف ملاحظہ ہو:

> Stylistic:1: a branch of literary study concerned with the analysis of various elements of style (eg methphor and diction),2: the study of the devices in a language that produce expressive value.[41]
>
> اُسلوبیات ۱: ادبی مطالعہ کی ایک شاخ جس کا تعلق اُسلوب کے مختلف عناصر (مثلاً استعارہ اور منتخب الفاظ) کے تجزیہ سے ہے، ۲: زبان کے ان پہلوؤں کا مطالعہ جن سے اعلیٰ اظہاریہ پیدا ہو۔

لانگ مین ڈکشنری اس کے دو معانی بیان کیے گئے ہیں۔ دونوں کا تعلق زبان، اُسلوب اور الفاظ کے ساتھ ہے۔ ان معانی سے اُسلوبیات لفظ کی وضاحت نہیں ہوتی۔

The New Lexicon Webster's Dictionary Encylopediac Edition میں اصطلاح stylistics کے بارے میں یوں لکھا گیا ہے:

> Stylistics :(linguistics) study and art of language charctersitics created by a situation esp. a literary situation.[۴۲]
>
> اُسلوبیات: (لسانیات) مخصوص صورت حال خصوصاً ادبی صورت حال میں زبان کی خواص کا ماہرانہ استعمال اور اس کا مطالعہ۔

مذکورہ ڈکشنری میں بھی ادبی حوالے سے زبان کے استعمال کے مطالعہ کو اُسلوبیات کا نام دیا گیا ہے۔

ان ڈکشنریوں میں بیان کردہ معانی کے مطابق اُسلوبیات کے لفظ کا تعلق، زبان، ادبی اظہار یا اُسلوب بتایا گیا ہے۔ جس سے اس لفظ کے لغوی معانی تو سامنے آتے ہیں، تاہم اس لفظ کو بطور اصطلاح جاننا بھی ضروری ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

Dictionary Of Litrary Terms And Litrary Theory کے مطابق بھی اُسلوبیات ایک تجزیاتی سائنس ہے جو زبان کے تمام اظہاری پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جن میں صوتیات، علم عروض، صرفیات، نحو اور لغت شامل ہیں۔[۴۳] یہاں بھی اُسلوبیات کو لسانیات اور معنویات کی طرح تجزیاتی سائنس کا درجہ دیا گیا ہے، جو زبان کے اظہاری پہلوؤں سے بحث کرتی ہے۔ رچرڈسن اُسلوبیات کی اصطلاح کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> Linguistics is generally classified as one of the social science, along with sociology, demography (the study of population) the more socialy oriented branches of anthropology, geography and psychology and so on.[44]
>
> لسانیات کو عام طور پر سماجی سائنس میں سے ایک کے طور پر درجہ بندی کیا جاتا ہے، اس کے ساتھ سماجیات، ڈیموگرافی (آبادی کا مطالعہ) بشریات، جغرافیہ اور نفسیات وغیرہ کی زیادہ سماجی طور پر مبنی شاخیں ہیں۔

انگریزی لغات میں اُسلوبیات کے معانی مختصراً دیکھنے کو ملتے ہیں، جب کہ اردو لغات اس سلسلہ میں مددگار ثابت نہیں ہوئیں۔ مغربی ادبیات میں اُسلوبیات کے سلسلہ میں خاصا کام ہو چکا ہے، تاہم اردو تنقید میں اُسلوبیات کے تصورات پر لکھنے کا سلسلہ گزشتہ چند برسوں میں شروع ہوا ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، مسعود حسین خان، ڈاکٹر نصیر احمد خان اور مرزا خلیل احمد بیگ نے اُسلوبیات کی وضاحت کی ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اُسلوبیات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> اُسلوبیات کی اصطلاح تنقید میں زیادہ پرانی نہیں۔ اس صدی کی چھٹی دہائی (۱۹۶۰ء) سے اُسلوبیات کا استعمال اس طریق کار کے لیے جانے لگا ہے، جس کی رو سے روایتی تنقید کو موضوعی اور تاثراتی انداز کے بجائے ادبی فن پارے کے اُسلوب کا تجزیہ معروضی لسانی اور سائنٹی فک بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔[45]

درج بالا پیراگراف میں گوپی چند نارنگ نے اُسلوبیات کو ادبی فن پارے کے اُسلوب کے تجزیے اور سائنسی مطالعہ کا نام دیا ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اُسلوبیات اُسلوب کے سائنسی اور معروضی مطالعہ کا نام ہے، جس کی بنیادی اہمیت متن کو دی جاتی ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

اُسلوبیات کی مزید وضاحت ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کرتے ہوئے اُسلوبیات کو وضاحتی لسانیات کی شاخ قرار دیتے ہیں، اس شاخ میں ادبی اظہار کی ماہیت، عوامل اور خصائص سے بحث کی جاتی ہے۔ ان کے مطابق اُسلوبیات کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ کوئی بھی خیال، تصور، جذبہ یا احساس ایک زبان میں کئی انداز سے بیان کیا جاسکتا ہے۔[46]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کا شمار اُسلوبیات کی مباحث کا آغاز کرنے والے اولین نقادوں میں ہوتا ہے، ان کی اُسلوبیات کی اصطلاح کے حوالے سے تمام وضاحتیں قابل قبول ہیں مگر درج بالا پیراگراف میں انھوں نے اُسلوبیات کو وضاحتی لسانیات کی شاخ قرار دیا ہے جب کہ دیگر نقاد جن میں مسعود حسن خان، ڈاکٹر نصیر احمد خان اور مرزا خلیل احمد بیگ وغیرہ نے اُسلوبیات کو اطلاقی لسانیات کی شاخ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد خان اُسلوبیات کو لسانیات کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں۔

> بیسویں صدی کے نصف دوم یعنی ۱۹۵۰ء کے بعد اطلاقی لسانیات کی اہم شاخ کی حیثیت سے اُسلوب کے مطالعہ کو فروغ ملتا ہے۔ اس کی متوجہ ہونے والوں میں بیشتر ایسے ماہرین تھے، جنھیں لسانیات کے ساتھ ساتھ ادبی موضوعات سے بھی دل چسپی تھی۔ ان لوگوں نے اُسلوبیات پر ایک علم کی حیثیت سے غور کرنا شروع کیا۔ زبان اور ادب اور اُسلوبیات کے مختلف موضوعات پر بحثیں کیں۔ شعری اُسلوب کے صوتی، صرفی، نحوی، لفظی اور معنوی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بحور و اوزان سے متعلق مسائل پر بھی غور کیا۔ یہ سب لسانیات کے اصول و ضوابط کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا تھا۔[47]

نصیر احمد خان کی طرح مرزا خلیل بیگ نے بھی اُسلوبیات کو اطلاقی لسانیات کی شاخ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

> لسانیات زبان کے سائنسی مطالعہ کا نام ہے اور اُسلوبیات، اطلاقی لسانیات کی وہ اہم شاخ ہے، جس میں ادبی زبان اور اُسلوب کا مطالعہ و تجزیہ خالص لسانیاتی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے۔[48]

پروفیسر مسعود حسین خان کے مطابق ادبی اُسلوب کا مطالعہ جدید لسانیات کی تحت کرنا اُسلوبیات ہے۔ وہ مرزا خلیل بیگ کی کتاب زبان، اُسلوب اور اُسلوبیات (۱۹۸۳ء) کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

> اُسلوبیات ایک جدید اصطلاح ہے۔ اردو میں اس کا رواج پچھلے دو دہوں کے اندر ہوا ہے۔ جب ادبی اُسلوب کا مطالعہ جدید لسانیات (توضیحی لسانیات) کی روشنی میں کیا جاتا ہے تو بعض اوقات ناقدین ادب کی مُبہم اصطلاح سے بچنے کے لیے اسے لسانیاتی اُسلوبیات کی ترکیب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔[49]

اُسلوبیات میں لسانیات کا عمل دخل بہت زیادہ ہے اس لیے اب اُسلوبیات کے سلسلہ میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے قبل یہ جاننا ضروری ہو گیا کہ اس بارے میں لسانیات کیا کہتی ہے۔ زبان کے جدید تصورات نے اُسلوبیات کے ذریعے ادب سمجھنے میں آسانی پیدا کی ہے۔ زبان کے خارجی اور داخلی تصورات کے بارے میں نصیر احمد خان نے بھی لکھا ہے کہ ادبی زبان کے ذریعے فکری ترسیل ہوتی ہے، جس کے ایک جانب تخلیق کار اور دوسری جانب سامع یا قاری ہوتا ہے۔ اُسلوبیات کے مطالعہ میں زبان کے علامتی (Symbolic)، ترسیلی (Expressive) اور کبھی حوالہ جاتی (Referential) یا جمالیاتی (Aesthetic) پہلوؤں کو پرکھا جاتا ہے۔[50]

اُسلوبیاتی مطالعہ میں زبان کے وہ بنیادی اوصاف سامنے آتے ہیں، جن میں آوازوں، لفظوں اور ساخت کے نئے نئے زاویوں کو دیکھا جاتا ہے نصیر احمد خان اُسلوبیاتی مطالعہ کے سلسلہ میں ادبی متون کی جن تشکیلاتی اور نحوی سطحوں کو نمایاں کرنے کے لیے جو ضروری امور ہیں ان کی تفصیل میں لکھتے ہیں۔

> لفظوں اور جملوں کی ساخت، تشکیل و ترتیب، لفظوں اور کلموں و فقروں کے اقسام اور جملوں میں لفظوں کا دروبست وغیرہ۔ لفظی سطح پر مخصوص لفظیات، ان کی قواعدی درجہ بندی، انواع و اقسام، تواتر و تناسب اور تراکیب و مرکبات وغیرہ۔ بدیعی سطح پر امتیازی شکلیں مثلاً پیکر تراشی، علامت، تمثیل، کنایہ، تشبیہ، استعارہ وغیرہ اور عروضی امتیازات میں اوزان، بحور اور زحافات خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔[51]

ادیب یا کسی بھی شخص کو اپنے اظہار کے لیے زبان کے انتخابی عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ اُسلوبیات کو اصول ہے کہ وہ اس لسانی انتخابی عمل کا سائنسی اور معروضی مطالعہ کرتی ہے۔ اسی لسانی انتخاب کی بنا پر ہی ایک ادیب دوسرے ادیبوں سے انفرادیت حاصل کرتا ہے۔ ادبی اُسلوبیات میں متن کا صرف لسانی تجزیہ پیش کرنا ضروری ہوتا ہے تاہم اس تجزیہ میں جمالیاتی مباحث کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اس لسانی انتخاب کے عمل سے روبینہ شاہین اُسلوبیات کی مباحث کے حوالے سے لکھتی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

ماخذ تحقیقی مجلہ

> اسلوب، لسانیات اور اُسلوبیاتی تنقید ایک تکون کے تین کونے ہیں، جو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اُسلوبیات کا تعلق ادبی اظہار کی ماہیت سے ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف ادبی فن پارے کے سماجی پس منظر کو دیکھا جاتا ہے بلکہ اس میں مصنف کے اُسلوب کے ذریعے اس کی نفسیاتی کیفیات اور تہذیبی محرکات کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے اسی لیے اُسلوبیات کا بنیادی تصور اُسلوب سے اخذ کیا گیا ہے۔[52]

ادب کے اُسلوبیاتی مطالعہ کے لیے کہ زبان کے اُن تمام عوامل کا تلاش کیا جائے جو ایک ادیب کے اُسلوب کے تعارف کا سبب بنتے ہیں۔ ادب کا اُسلوبیاتی جائزہ سماجی لسانیات کی مدد سے ہی کیا جاسکتا ہے، اس کی مدد سے ادیب کے اُسلوب میں سماجی محرکات کو سامنے لایا جاسکتا ہے۔

سابقہ صفحات میں اُسلوب اور اُسلوبیات کی مباحث سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں، یہ نتائج اُسلوب اور اُسلوبیات کے فرق کو واضح کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

۱. اُسلوب طرزِ اظہار کا نام ہے، جب کہ اُسلوبیات اس ادا کو جانچنے کا نام ہے۔
۲. اُسلوب میں تخلیق کے کئی پہلوؤں کی خوبیوں یا نقائص کو دیکھا جاتا ہے، جب کہ اُسلوبیات میں صرف ادب میں زبان کے استعمال اور اس کی ساخت کو دیکھنا مقصود ہوتا ہے۔
۳. اُسلوب تخلیق کے خصائص کا مطالعہ کرتا ہے، جب کہ اُسلوب کا سائنسی مطالعہ اُسلوبیات کہلاتا ہے۔
۴. اُسلوب کسی بھی فن پارے کی جمالیاتی قدریں تلاش کرتا ہے، جب کہ اُسلوبیات میں ان قدروں کا پرکھا جاتا ہے۔
۵. زبان کے حوالے سے امتیازی خصوصیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے، جو دیگر فن پاروں کی نسبت مختلف انداز یا اضافی طور پر ہوتی ہیں۔ دوسری طرف اُسلوبیات مکمل لسانی ڈھانچے کا احاطہ کرتی ہے۔
۶. اُسلوب کی بنیادی ماخذات مصنف، ماحول، فکر، زبان اور قاری ہیں، جب کہ اُسلوبیات کا ماخذ لسانیات ہے۔ لسانیات کی بنیادی تین شاخیں (تاریخی، توضیحی، اطلاقی) ہیں۔ اُسلوبیات کا مطالعہ اطلاقی لسانیات کی ذیل میں کیا جاتا ہے۔
۷. اُسلوب ادب میں ادیب کی انفرادیت کا نام ہے، جب کہ اُسلوبیات ادب پر لسانیات کے اطلاق کا نام ہے۔
۸. اُسلوب میں ادب کا مطالعہ محض ادبی فن پارے ک
۹. ے امتیازی اوصاف کے لیے کیا جاتا ہے، جب کہ اُسلوبیات میں ادب کا مطالعہ لسانیاتی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

۱۰. اُسلوب میں "کیا ہے؟" کا سوال ہوتا ہے، جب کہ اُسلوبیات میں "کیوں ہے اور کیسے ہے" کا سوال ہوتا ہے۔

حوالہ جات

1 Chamber's Twentieth Century Dictionary, London, 1956,P.1097

2 F.Steingass "A Compreh ensive Persian- English Dictionary" Oriental Book Reprint Corporation، First Indian Edition، 1972، P: 128

3 Oxford Dictionary, Oxford Press, 1976, P.1146

4 Encyclopidia Britannica, Published: U.S.A., 1973, P.332

5 Longman Dictionary of English Language، P 1490

6 F.Steingass "A dearners Arabic- English Disctionary" Asian Publishers،1978،P: 130

7 The New Lexicon Webester Dictionary، P 985.

8 Dictionary OF Literary terms, Penguin Books, 1992, P.992

9 New Webster's Dictionary Of English Language, The Delair Publishing Company, Inc, 1986, USA , p 1059

10 the advance learner's dictionary of current English by A.S Homly, E.V. Gatenly, H. Wakfield,

11 The Universal Dictionary of The English Language, Roulledge & Kegan Paul Limited, London, P 1204

12 The Random House Dictionary Of English Language, The Unbridged Edition, P 1412

13 Jamil Jalbi,Dr.,Qaumi-English-Urdu Dictionary, Moqtadra Qaumi Zaban, Islamabad, 1982, P.1046

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۴ شان الحق حقی، فرہنگ تلفظ (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۲۰۰۸ء)، ص۴۸

۱۵ نور الحسن، مولوی، نور اللغات (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،۲۰۰۶ء)، ص۳۱۱

۱۶ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ (جلد اول)،(لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز،۱۹۸۶ء)، ص۱۲۰

۱۷ محمد عبداللہ، خویشگی، فرہنگ عامرہ (کراچی: ٹائمز پریس،۱۹۵۷ء)، ص۳۶

۱۸ الحاج محمد امین بھٹی، اظہر اللغات (لاہور: اظہر پبلی کیشنز،۱۹۹۴ء)، ص۸۱

۱۹ گلزار معانی (لاہور: گلزار عالم پریس،۱۹۶۷ء)، ص۱۰۰

۲۰ لغات نظامی، (لاہور: گلوب پبلشرز،۱۹۸۱ء)، ص۳۸

۲۱ عبدالحمید، خواجہ، جامع اللغات، (جلد اوّل)، (لاہور: جامع اللغات کمپنی، س۔ن)، ص۱۹۷

۲۲ مرزا مقبول بیگ بدخشانی، اردو لغت (لاہور: اردو سائنس بورڈ، بار دوم،۱۹۸۸ء)، ص۳۰

۲۳ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، (جامع)، (لاہور: علمی کتاب خانہ،۲۰۰۳ء)، ص۱۰۶

۲۴ قاموس اصطلاحات، (لاہور: مغربی پاکستان لاہور اکیڈمی،۱۹۶۵ء)، ص۷۵۶

۲۵ رافع اللغات، (لاہور: الفیصل،۲۰۰۵ء)، ص۵۷

۲۶ قاموس مترادفات، (لاہور: اردو سائنس بورڈ،۲۰۰۱ء)، ص۱۱۰

۲۷ درسی اردو لغت، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۲۰۰۴ء)، ص۳۴

۲۸ قائد اللغات، (لاہور: حامد اینڈ کمپنی، س۔ن)، ص۷۸

۲۹ طارق سعید، اُسلوب اور اُسلوبیات (لاہور: نگارشات،۱۹۹۹ء)، ص۱۶۸

30 A.E.Darby Shire ,A Grammar of Style, Andre Deu Sch, London, 1971,P.7

۳۱ Style is the man himself یہ بات بفون نے فرنچ اکیڈمی میں خطاب کرتے ہوئے کہی تھی۔ بحوالہ Linguistic And Style (لندن: آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس،۱۹۷۱ء) ص،۲۱

۳۲ نثار احمد فاروقی، اُسلوب کیا ہے، مشمولہ اردو میں اُسلوب اور اُسلوبیات کے مباحث، مرتبہ قاسم یعقوب (کراچی: سٹی بک پوائنٹ،۲۰۱۷ء)، ص۵۴

۳۳ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۵ء)، ص۱۳

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-14

۳۴ گوپی چند نارنگ، ادبی تنقید اور اُسلوبیات (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء)، ص ۱۴

۳۵ ڈاکٹر رشید امجد، رویے اور شناختیں (لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۸ء)، ص ۲۹

۳۶ سید عابد علی عابد، اُسلوب (لاہور: مجلس ترقی ادب، دسمبر ۱۹۷۱ء)، ص ۴۱

۳۷ ڈاکٹر سلام سندیلوی، ادب کا تنقیدی مطالعہ (لاہور: میری لائبریری، ۱۹۶۴ء)، ص ۲۴

ڈاکٹر ممتاز احمد خان، آزادی کے بعد اردو ناول (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۸ء)، ص ۸۵

۳۸ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ص ۱۳

39 www.britannica.com

40 Longman Dictionary of English Language، P 1490

41 Dictionary OF Literary terms, P.663

42 The New Lexicon Webester Dictionary، P 985.

43 Richer Hudson, invitation to linguistics, Blackwell, Oxford, UK, 1994 P 01

۴۴ گوپی چند نارنگ، ادبی تنقید اور اُسلوبیات، ص ۱۳، ۱۲

۴۵ گوپی چند نارنگ، ادبی تنقید اور اُسلوبیات، ص ۱۵

۴۶ مرزا خلیل احمد بیگ، زبان، اُسلوب اور اُسلوبیات (علی گڑھ، ادارہ زبان و اسلوب، ۱۹۸۳ء) دیباچہ

۴۷ نصیر احمد خان، ادبی اُسلوبیات، (اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۱۳ء) ص ۸

۴۸ مرزا خلیل احمد بیگ، زبان، اُسلوب اور اُسلوبیات (علی گڑھ، ادارہ زبان و اسلوب، ۱۹۸۳ء) پیش لفظ

۴۹ نصیر احمد خان، ادبی اُسلوبیات، ص ۱۲، ۱۱

۵۰ ایضاً، ص ۱۲، ۱۱

۵۱ روبینہ شاہین، اردو کا اُسلوبیاتی دبستان (لاہور: اظہار سنز، ۲۰۱۲ء) ص ۸۰